Regd No. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم چہارشنبہ

چندہ سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ سہ ماہی ۷ ماہوار ۲/۸

۱۸ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۳۹/۵ | ۱۹ فتح ۱۳۳۰ ہش | ۱۹ دسمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۹۱

پاکستان اور اٹلی کے درمیان تجارتی معاہدہ

کراچی ۱۸ دسمبر۔ آج یہاں پاکستان اور اٹلی کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہوئے جب دونوں حکومتیں معاہدے کی توثیق کر دیں گی اس کے بعد اس پر عمل شروع ہوگا۔ پاکستان اٹلی سے کافی مقدار میں سوتی کپڑا خریدنے کے علاوہ لوہا فولاد۔ نیوز پرنٹ گندھک اور موٹر سائیکل وغیرہ حاصل کرے گا۔ اس کے عوض اٹلی پاکستان سے پٹ سن اور کپاس خریدے گا۔

کمیشن کے سامنے سید اکبر کے بیٹے کا تیسرا خفیہ بیان

راولپنڈی ۱۸ دسمبر۔ نوابزادہ لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے آج قاتل سید اکبر کے سات سالہ لڑکے دلاور خاں کا تیسری بار بیان لیا۔ یہ بیان دو گھنٹے تک بند کمرے میں جاری رہا۔ اس دوران میں حکومت پنجاب اور سرحد کے نمائندوں اور پبلک وکیل کو بھی موجود رہنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس سے پہلے ایبٹ آباد کے ایریا انسپکٹر عبد القیوم خاں کا بیان قلمبند کیا گیا نیز سرحد اور پنجاب کے بعض پولیس افسران کی شہادتیں بھی لی گئیں۔ پبلک ایڈووکیٹ نے راولپنڈی کے ایک دوکاندار کو بھی کمیشن کے سامنے پیش کیا۔ یہ چھٹا پبلک گواہ تھا۔ کمیشن نے سرحد کے ایڈووکیٹ جنرل کی یہ درخواست مسترد کر دی کہ سید اکبر کے ماہ اگست میں مری جانے کے متعلق جو بیان ہوا ہے اس پر غور نہ کیا جائے۔ کمیشن کا اجلاس کل پھر ہوگا۔

تہران ۱۸ دسمبر۔ ایران میں عام انتخابات شروع ہو گئے ہیں۔

گورنر سندھ کی طرف سے مسٹر کھوڑو اور قاضی فضل اللہ کو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر مستعفی ہونے کی ہدایت

پروڈا کے تحت وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کیلئے خاص ٹربیونل مقرر کر دیا گیا

کراچی ۱۸ دسمبر۔ گورنر سندھ ہز ایکسیلنسی دین محمد نے سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو اور وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ سے کہا ہے کہ وہ چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر اپنے عہدوں سے استعفا دیدیں۔ دونوں کو صوبے کی نگران حکومت میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ مسٹر کھوڑو کے خلاف پروڈا کے تحت جو تحقیقات ہو رہی تھی اس کے نتیجے میں سات الزام صحیح ثابت ہوئے ہیں۔ قاضی فضل اللہ کے خلاف پانچ الزامات تھے ان میں سے چار الزام صحیح ثابت ہوئے۔ چنانچہ ہر دو کے خلاف مقدمہ کی سماعت کیلئے ایک خاص ٹربیونل مقرر کر دیا گیا ہے جو سندھ چیف کورٹ کے قائمقام چیف جج مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن اور اسی عدالت کے ایک اور جج پر مشتمل ہے۔ ٹربیونل ایک ہفتہ سے قبل مقدمہ کی سماعت شروع نہ کر سکے گا جو زیر یال میر غلام علی تالپور اور وزیر تعلیم آغا غلام نبی پٹھان کے خلاف الزامات کی تحقیقات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ وزیر تعمیرات میراں محمد شاہ کل ہی اپنا استعفا پیش کر چکے ہیں۔ گورنر سندھ نے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کو پارٹی کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ تاکہ وہ مسٹر محمد ایوب کھوڑو کی جگہ دوسرا لیڈر منتخب کر سکے چنانچہ گورنر سندھ کے مشورہ کے مطابق پارٹی کے سیکرٹری مسٹر ہاشم گزدر نے اس مہینے کی ۲۶ تاریخ کو پارٹی کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے۔

چودھری چندو لال سندرداس پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر منتخب ہو گئے

لاہور ۱۸ دسمبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں عیسائی اقلیت کے نمائندے چودھری چندو لال سندرداس کو اتفاق رائے سے ڈپٹی اسپیکر منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ قومی آفات کی روک تھام کا بل بھی منظور ہوا اس بل کی رو سے حکومت کو قومی مصائب کے وقت ہنگامی حالات میں ریلیف کمشنر مقرر کرنے اور اس کے ذریعہ آفات کی روک تھام کیلئے ضروری اقدامات کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ہنگامی حالات کے پیش نظر ریلیف کمشنر کو وسیع اختیارات حاصل ہوں گے۔ اس بل پر بہت گرما گرم بحث ہوئی۔ بحث میں حصہ لینے والوں میں محمد شفیق۔ خان عبد الستار خاں نیازی رانا عبد الحمید اور مسٹر سی۔ ای گبن شامل تھے۔ ان ممبروں کا سب سے بڑا اعتراض ریلیف کمشنر کے وسیع اختیارات کے خلاف تھا۔ بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے انہیں یقین دلایا کہ یہ اختیارات صرف ان لوگوں کے خلاف استعمال کئے جائیں گے جو قومی مصیبت کے وقت اپنے فرائض بجا نہیں لائیں گے اور اہم سامان حاصل کرنے اور ریلیف وغیرہ کے انتظامات میں روڑے اٹکانے کی کوشش کریں گے ایک اور بل جو کل — (باقی صفحہ ۸ پر)

صنعتی ترقی کا پنج سالہ منصوبہ

لاہور ۱۸ دسمبر۔ انڈسٹریل پلاننگ کمیٹی نے پنجاب میں صنعتی ترقی کا پنج سالہ منصوبہ تیار کیا ہے اس کو عملی جامہ پہنانے پر ۱۸ کروڑ روپیہ خرچ آئیگا اس میں چالیس بڑی چھوٹی دستکاریوں اور صنعتوں کا قیام شامل ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ صوبے کے وزیر اعلیٰ اور وزیر صنعتیات کو کل پیش کی جائیگی

طیونس میں عام ہڑتال کا فیصلہ

پیرس ۱۸ دسمبر۔ فرانس نے طیونس کا مطالبہ آزادی مسترد کر دیا ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کے طور پر طیونس کی چار سیاسی جماعتوں نے تین دن تک ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ ہڑتال جمعہ سے شروع ہوگی۔

۸۹ مصری ہلاک اور ۳۰۶ زخمی

قاہرہ ۱۸ دسمبر۔ مصر کے وزیر داخلہ سراج الدین پاشا نے آج سینٹ میں اعلان کیا کہ ۱۶ اکتوبر کو نہر سویز کے علاقے میں جب سے جھڑپیں شروع ہوئی ہیں ان میں اب تک ۸۹ مصری ہلاک اور ۳۰۶ زخمی ہو چکے ہیں۔

سندھ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ

کراچی ۱۸ دسمبر۔ سندھ مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے سندھ کی سیاسی صورت حال پر غور کرنے کے لئے ۲۰ تاریخ کو مسلم لیگ کونسل کا اجلاس طلب کیا ہے۔ اس سے قبل انہوں نے صوبائی مجلس عاملہ کیلئے ۱۹ ممبروں کی نامزدگی کا اعلان کیا ان میں قاضی فضل اللہ۔ آغا غلام نبی پٹھان۔ آغا بدر الدین۔ قاضی محمد مجتبیٰ اور بیگم زاہدہ خلیق الزمان کے نام شامل ہیں۔

خواجہ ناظم الدین لاہور آ رہے ہیں

۱۸ دسمبر وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین پنجاب کے مختصر سے دورے پر اس مہینے کی ۲۴ تاریخ کو کراچی سے لاہور تشریف لا رہے ہیں۔

دہلی، گاندھی جی کے قاتل گوڈسے کی تعریف میں خفیہ اشتہارات بانٹے جا رہے ہیں اور اس امر کی تلقین کی جا رہی ہے کہ گوڈسے کی برسی منائی جائے۔

ہندوستان میں فسادات کی تیاریاں

فرقہ پرست جماعتوں کو پنڈت نہرو کا انتباہ

ناگپور ۱۸ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں فتنہ پھیلانے کیلئے بعض فرقہ پرست جماعتیں اسلحہ اکٹھا کرنے اور خفیہ معاہدے کرنے میں مصروف ہیں۔ مہا سبھائی لیڈر مسٹر کھارے کے حالیہ بیان کا ذکر کرتے ہوئے جس میں انہوں نے ۱۹۴۷ء کے فسادات کے اعادہ کا ذکر کیا تھا کہا مسٹر کھارے جیسے لوگ جب تک ملک میں موجود رہیں ایسے فسادات ہوتے رہیں گے۔ میں تحقیقات کی بنا پر کہتا ہوں کہ گاندھی جی کے قتل میں ہندو مہا سبھا کا ہاتھ تھا۔ یہی لوگ اب پھر فساد کرنے پر آمادہ ہیں۔ چنانچہ (دم)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ساٹھواں سالانہ جلسہ

منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء

پروگرام

پہلا دن ۲۶ فتح ۱۳۳۰ ہش مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز بدھ

پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۴۵ صبح تا ۱۰-۱۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۲۰	دعا و افتتاح جلسہ سالانہ	مکرم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان
۱۰-۲۰ تا ۱۰-۴۵	پیغام	مرسلہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۱۰-۴۵ تا ۱۲-۰۰	ذکر حبیب علیہ السلام	حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی
۱۲-۰۰ تا ۱۲-۰۵	نظم	
۱۲-۰۵ تا ۱-۰۰	ضرورت مذہب	مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر دکن

نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس زیر صدارت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن

وقت	پروگرام	مقرر
۲-۳۰ شام تا ۲-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۴۵ تا ۴-۰۰	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم مرزا احمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۴-۰۰ تا ۵-۰۰	جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت	مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ

تیسرا اجلاس بوقت شب زیر صدارت مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ پاکستان

وقت	پروگرام	مقرر
۸-۰۰ شب تا ۸-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۸-۱۵ تا ۸-۴۵	میدان تبلیغ میں الٰہی تائید کے نمونے	مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب انچارج مبلغ انڈونیشیا
۸-۴۵ تا ۹-۳۰	موجودہ وقت میں ہمارے فرائض	مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ و سابق مبلغ ممالک اسلامیہ

دوسرا دن ۲۷ فتح ۱۳۳۰ ہش مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم جناب سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر جماعتہائے صوبہ بہار

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰-۰۰ تا ۱۱-۰۰	احمدیت کا ماضی۔ حال۔ مستقبل	مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۵۵	زندہ خدا۔ زندہ رسول۔ زندہ مذہب	مکرم جناب مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان
۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰	نظم	
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰	اسلام اور کمیونزم	مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ و سابق مبلغ ممالک اسلامیہ

نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس زیر صدارت حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سیاح ممالک اسلامیہ و یورپ

وقت	پروگرام	مقرر
۲-۳۰ شام تا ۲-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۴۵ تا ۳-۳۰	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم جناب شیخ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۳-۳۰ تا ۴-۱۵	اسلام اور امن عالم	مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ پاکستان
۴-۲۰ تا ۵-۵	اسلام اور احمدیت کی اخلاقی تعلیم	مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

تیسرا دن ۲۸ فتح ۱۳۳۰ ہش مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ پاکستان

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۴۵	موعود اقوام عالم	مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۳۰	برگزیدہ رسول۔ غیروں میں مقبول	مکرم جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰	میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے	مکرم جناب مرزا احمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نماز جمعہ و عصر (خطبہ جمعہ ٹھیک ½۲ بجے شروع ہوگا)

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

وقت	پروگرام	مقرر
۲-۳۰ شام تا ۲-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۴۵ تا ۳-۴۵	احمدیہ مشنز کے حالات	مکرم جناب قریشی محمد افضل صاحب مبلغ مغربی افریقہ
	״ ״ ״	مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ
	״ ״ ״	مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ انگلستان
	״ ״ ״	مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب انچارج مبلغ انڈونیشیا
۳-۴۵ تا ۴-۴۵	پیشگوئیاں حضرت مسیح موعودؑ	مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۴-۴۵ تا ۵-۱۵	دعا اختتام جلسہ	حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

نوٹ:۔ دوران تقاریر میں کسی کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی

نوٹ:۔ مردانہ جلسہ کے تینوں دنوں کا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جا سکیگا مگر ۲۹ دسمبر کو ایک علیحدہ اجلاس مستورات کے لئے مخصوص ہوگا۔

پروگرام جلسہ مستورات

۲۹ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز ہفتہ

وقت	پروگرام	مقرر
۱۰-۰۰ بجے صبح تا ۱۰-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۴۵	احمدیت کی ترقی میں عورت کا ہاتھ	محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ یونس احمد صاحب اسلم درویش
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۱۵	تربیت اولاد	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان
۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰	اسلام میں عورت کا درجہ	مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد باجوہ بی اے ایل ایل بی سابق امام مسجد لندن
۱۲-۰۰ تا ۱۲-۴۵	خواتین اسلام کا قابل تقلید نمونہ	مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ و سابق مبلغ بلاد عربیہ

دعاء و اختتام جلسہ

"ہم ثواب و ہم خرما"

دوران جلسہ سالانہ ۲۴ دسمبر تا ۳۱ دسمبر جو درست اسٹیشن سے مختلف فرودگاہوں تک اجرتاً سامان لے جا کر استفادہ حاصل کرنا چاہیں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مقامی پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں ناظم استقبال جلسہ سالانہ کے پاس ۲۰/۱۲/۵۱ سے قبل بھجوا دیں (ناظم استقبال جلسہ سالانہ)

خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان مشرقی پنجاب

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۱ء

یو-این-او

چند ہی روز ہوئے ہیں کہ یو-این او نے انسانی حقوق کی تیسری برسی منائی تھی۔ ہم نے عرض کیا تھا۔ اگرچہ انسانی حقوق کا منشور تین سال ہوئے متفقہ طور پر پاس کر لیا گیا تھا۔ مگر ابھی تک یہ گلدستہ طاق نسیان سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ بات درست ہے کہ منشور کی دفعات کو عملی جامہ پہنانے کے راستہ میں مختلف اقوام کی انفرادی خود غرضیاں حائل ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں جنوبی افریقہ نے جنرل اسمبلی سے عارضی علیحدگی کا اعلان کرکے ثابت کر دیا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ یو-این او اس وجہ سے کچھ کر ہی نہیں سکتی۔ اور جو کچھ اس نے خود میں اس نے تین سال میں کیا ہے۔ اس سے زیادہ کام کرکے دکھانا اس کی وسعت و طاقت سے کلیتہً باہر ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ یو-این-او کے راستہ میں جو سب سے بڑی روک ہے وہ خود یو-این او کی موجودہ تنظیم ہے۔ اسے فی الواقعہ بڑی بڑی اقوام کے ذاتی مفاد کی نگہداشت کا ادارہ بنا ہوا ہے۔ اس کے اصول بے شک عالمگیر ہیں۔ مگر جیسا کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے اپنی حالیہ تقریر میں جو آپ نے مراکش کے مسئلہ کے متعلق کی سچ کہا ہے جو کچھ زبان سے کہا جاتا ہے عملاً اس کے خلاف کیا جاتا ہے۔ اگر تمام اقوام خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی نیک دلی سے یو این او کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا عزم بالجزم کر لیں۔ تو آج ہی دنیا اس خطرہ سے باہر ہو جاتی ہے۔ جس خطرہ میں خود ان بڑی اقوام نے اسکو ڈال رکھا ہے۔ جو در اصل یو-این او کی روح رواں ہیں۔

اس وقت یو-این او میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف روس اور اس کے مرغان دست آموز ہیں۔ اور دوسری طرف برطانوی امریکی جتھہ ہے۔ باقی غیر جانب دار اقوام اگر ایک آدھ کوئی ہیں بھی تو یا تو وہ صفر کے برابر ہیں اور یا ان کو بھی اپنی خیر منانے کے لیئے دونوں میں سے ایک نہ ایک طرف حصہ لینا پڑتا ہے۔ پھر جب بڑی اقوام وسعت قلبی اور رواداری دکھانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو چھوٹی چھوٹی اقوام بھی سوائے اپنی خیر منانے کے سوا اور کیا کر سکتی ہیں۔ جب بڑی بڑی اقوام کو نفسا نفسی پڑی ہوئی ہے۔ تو چھوٹی اقوام کی بساط ہی کیا ہے۔ ان کا عمل "جان بچی لاکھوں پائے" کے مطابق ہی ہو سکتا ہے۔

یو-این-او کی تنظیم میں جو اصولی نقص ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک قوم جو اس میں داخل ہوتی ہے۔ وہ عالمگیر مفاد کے جذبات لے کر داخل نہیں ہوتی۔ جو یو-این-او کی حقیقی غرض ہونی چاہیئے۔ بلکہ اس کے پیش نظر اپنا اور صرف اپنا مفاد ہوتا ہے۔ جو وہ جائز و ناجائز طریقوں سے حاصل کرنا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ قوانین تو بظاہر عالمگیر نقطۂ نظر سے وضع کیئے جاتے ہیں۔ مگر وضع کرنے کے وقت۔ ان عالمگیر اصولوں میں ہر قوم صرف اپنے مفاد کے لئے رخنے تلاش کرنے کی طرف ساری توجہ مبذول رکھتی ہے۔ اور بجائے یہ دیکھنے کے کہ کُل انسانیت پر ان کا کیا اثر ہوگا دیکھتی یہ ہے کہ خود اس پر ان کا کیا اثر ہوگا۔ بے شک نفسیاتی نقطہ نظر سے یہ رجحان ناگزیر ہے۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسی انجمن کے قوانین جو خالص انسانیت کے مفاد کے پیش نظر وجود میں لائی گئی ہے۔ اگر خالص انسانیت کے وسیع ترین نقطۂ نظر سے نہ دیکھے جائیں۔ تو جن مقاصد و اغراض کے حصول کے لئے یہ وجود میں لائی گئی ہے۔ وہ کبھی شرمندۂ معنے نہیں ہو سکتے۔

انسانی بنیادی حقوق جو یو-این-او کے منظور کیئے ہوئے ہیں۔ بے شک صحیح ہیں۔ مگر ہماری رائے میں بیشتر اس کے کہ ہر انسان کے حقوق کا اعلان کیا جاتا۔ انجمن اقوام متحدہ کے لئے نہایت ضروری امر یہ ہے۔ کہ وہ ہر چھوٹی بڑی قوم کے حقوق خود اختیاری کے اصول کو قائم کرے جس طرح ہر ایک انسان آزاد پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک قوم کا بھی پیدائشی حق ہے کہ اس پر کسی دوسری قوم کا سایہ نہ ہو۔ جب انجمن یہ اصول قائم کر لے گی۔ تو انسانی بنیادی حقوق کی نگہداشت بھی اس کے لئے آسان ہو جائے گی۔

اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ تمام دنیا چند بڑی بڑی قوموں کے مفاد کا گہوارہ بنی ہوئی ہے۔ ان بڑی اقوام کے علاوہ، باقی تمام اقوام محض ان کی حاشیہ بردار یا غلام کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی ذاتی ہستی کسی شمار و قطار میں نہیں ہے۔

کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے کہ ایک طرف

(باقی دیکھیں صہ کالم ۳ پر)

ایڈیٹر صاحب "آفاق" نے مسلم لیگ اور اپنے احباب کے ساتھ دوستی کے پردے میں دشمنی کی ہے

ثاقب صاحب کا خط شائع کرنے سے گریز اور اسکی اصل وجہ

ایڈیٹر صاحب آفاق نے ۱۴ دسمبر کے پرچہ میں جو مقالہ افتتاحیہ رقم فرمایا۔ اس میں مسلم لیگ کی حمایت کی آڑ لے کر اپنی دیرینہ عادت کے مطابق خود مسلم لیگ کے حامیوں ہی کو جلی کٹی سنا ڈالیں۔ اور اس ضمن میں اپنی طرف سے جماعت احمدیہ اور اس کے واجب الاحترام امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف نازیبا کلمات استعمال کرنے اور جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کی تقریب بھی پیدا کر لی۔ اول تو مسلم لیگ کے مخالفین کے زمرے میں جماعت احمدیہ کا ذکر ہی سیاق و سباق کے لحاظ سے قطعاً بے جوڑ تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ متعدد فرقوں کی مذہبی حیثیت پر معترض ہوتے ہوئے انہوں نے بزعم خود یہاں تک دعوےٰ کر ڈالا کہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی کی جو توجیہہ حکومت کے ترجمان اخبار یعنی "آفاق" کا ایڈیٹر ہونے کی حیثیت میں وہ کرتے ہیں۔ صرف وہ صرف وہی صحیح ہے۔ باقی تمام عالموں اور دینی راہنماؤں کو قرآن مجید سے استنباط کرنے یا تفسیر بیان کرنے سے قانوناً روک دیا جائے۔ چنانچہ اس نادر شاہی حکم کا استحقاق پیدا کرنے اور جواز ڈھونڈھ نکالنے کی خاطر انہوں نے مذہبی راہنماؤں میں جی بھر کے کیڑے ڈالے اور اس بہانے ماں سے زیادہ چاہنے والوں کا پارٹ ادا کرتے ہوئے خواہ مخواہ ایک ایسے فرد سے ہمدردی کا اظہار بھی کر ڈالا۔ جو ایک لغزش کی وجہ سے اپنے آقا کو ناراض کرنے پر شرمسار تھا چنانچہ انہوں نے لکھا۔

"اگر ان کا کوئی مرید غلطی سے یہ لکھ دے کہ خلیفہ معزول بھی ہو سکتا ہے۔ تو یہ مصلح موعود پیر اور خلیفہ اسے برادری سے باہر کر دیتے ہیں"

چونکہ اس اڈیٹوریل میں جناب ایڈیٹر صاحب آفاق نے جماعت احمدیہ اور دوسرے مذہبی لوگوں کو خواہ مخواہ مطعون کیا تھا۔ اور پھر ایک خاص فرد کی لغزش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ماں سے زیادہ چاہنے اور ہمدرد بننے کی زحمت گوارا فرمائی تھی۔ اس لئے ثاقب صاحب زیروی نے جن کی زیر ادارت "المجمعۃ" میں وہ لغزش سرزد ہوئی تھی ایڈیٹر صاحب آفاق کو بغرض اشاعت ایک خط لکھا۔ جس میں ان کی ہمدردی و غم خواری پر سے نقاب اٹھاتے ہوئے ان پر واضح کیا۔ کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ اس سے آپ نے مسلم لیگ کی کوئی خدمت سرانجام دی ہے۔ اور نہ اس خادم کی جسے ایک لغزش کی وجہ سے ندامت اٹھانا پڑی۔ البتہ اگر آپ کو اپنے دل کا بخار نکالنا تھا۔ تو وہ بات دیگر ہے۔

یہ خط بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا۔ اور اس کی نقل دستی بھی ارسال کی گئی۔ ان کے دستخط ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ لیکن ایڈیٹر صاحب آفاق کو آج تک یہ خط شائع کرنے کی جرأت نہ ہوئی صحافتی دیانت کا تقاضا یہ تھا کہ جب انہوں نے ایک خاص لغزش کو آڑ بنا کر خواہ مخواہ الزام لگایا تھا۔ تو وہ دوسروں کو صفائی کا موقعہ بھی دیتے۔ لیکن اب حقیقت آشکار ہوتی دیکھ کر خاموش ہیں۔ گویا کہ کبھی کچھ لکھا ہی نہ تھا۔ ذیل میں ہم ثاقب صاحب کا وہ خط من و عن نقل کیئے دیتے ہیں۔ جو انہوں نے ایڈیٹر صاحب "آفاق" کو بھیجا تھا تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ مدیر آفاق نے دوسروں پر زبان طعن دراز کرنے میں کس قدر ناانصافی سے کام لیا ہے۔ اور یہ کہ اس سلسلہ میں انہوں نے جن سہاروں سے مدد لینی چاہی تھی۔ وہ کس طرح ایک ایک کرکے اپنی بے تعلقی کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور ان پر واشگاف الفاظ میں واضح کر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے مسلم لیگ کے ساتھ بھی اور اپنے دوسرے احباب کے ساتھ بھی دوستی کے پردے میں دشمنی کی ہے۔

خط مدیر محترم! السلام علیکم

"مسلم لیگ کی مخالف جماعتوں" کے عنوان سے آپ نے ایک تازہ اداریہ میں اپنی لیگ دوستی کا سکہ جمانے کے لئے جو سیاسی جماعتوں کے ساتھ مذہبی جماعتوں کو بھی رگید نے کی کوشش کی ہے۔ وہ "آفاق" کے بدلے ہوئے مسلک کی شاہد ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ دولتانہ وزارت کا یہ ترجمان اب مسلم لیگ کے دوست اور دشمن کی تمیز کے لئے نئے پیمانے اور انداز سے وضع کرنے کی فکر میں ہے۔ اور تو اور آپ نے اسی اداریہ میں مسلم لیگ کی ضرورت سے زیادہ تائید کرتے ہوئے اور ایک انمل بے جوڑ قسم کا پیوند لگانے کی کوشش کرتے ہوئے در پردہ ڈکٹیٹریت کی بھی تلقین کی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں عزل خلافت ایسے غیر اسلامی نظریہ کی تائید میں بھی قلم اٹھایا ہے۔ اور اگر حضرت مرزا محمود احمد (امام جماعت احمدیہ) نے عزل خلافت ایسے مسئلہ کی اہمیت کو جانتے ہوئے خود اس پر قلم اٹھایا

(باقی دیکھیں صہ کالم ۴ پر)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی

از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اس زمانہ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر احباب انھیں کثرت کے ساتھ پڑھیں۔ اور ان پر غور و فکر کرنے کی عادت ڈالیں تو یقیناً انھیں ان الہامات میں بے شمار حقائق و معارف اور اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نشانات نظر آئیں گے

ذیل میں حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے مقدس اور با برکت وجود کے ساتھ تعلق رکھنے والے الہامات احباب کے غور و فکر کے لئے پیش کئے جاتے ہیں

۱۸۸۱ء اشکر نعمتی رأیت خدیجتی۔

ترجمہ۔ میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸) یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس رشتہ کی طرف تھی۔ جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا۔ اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا۔ کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے۔ جیسا کہ اس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا۔ اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات کی قوم میں سے ہوگی۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷)

الہام نمبر ۳۵ قریباً ۱۸ برس سے ایک پیشگوئی ہے

الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر والنسب

وہ خدا سچا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہارے نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۴)

نسب کے نیچے حضور کا حاشیہ ہے۔ "صہر اور نسب اس الہام میں ایک ہی جَعَل کے نیچے رکھے گئے ہیں۔ اور ان دونوں کو قریباً ایک ہی درجہ کا امر قابل حمد ٹھہرایا گیا ہے۔ اور یہ صریح دلیل اس بات پر ہے کہ جس طرح صہر یعنی دامادی کا فاطمہ سے تعلق ہے۔ اسی طرح نسب میں بھی فاطمیت کی آمیزش والدات کی طرف سے ہے۔ اور صہر کو نسب پر مقدم رکھنا اسی فرق کے دکھلانے کے لئے ہے۔ کہ صہر میں خالص فاطمیت ہے۔ اور نسب میں اس کی آمیزش ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹ حاشیہ)

۱۸۸۱ء۔ ایک مرتبہ مسجد میں بوقت عصر یہ الہام ہوا۔ کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں۔ یہ سب سامان میں خود ہی کروں گا۔ اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہیں ہوگی

ہرچہ باید نو عروسی را ہمہ ساماں کنم
وآنچہ مطلوب شما باشد عطائے آں کنم

ترجمہ۔ جو کچھ دلہن کے لئے فراہم ہونا چاہیئے میں فراہم کر دوں گا۔ اور تمہاری ہر ایک ضرورت کو پورا کر دوں گا۔

اور الہامات میں یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ وہ قوم کے شریف اور عالی خاندان ہوں گے۔ چنانچہ ایک الہام میں تھا کہ خدا نے تمہیں اچھے خاندان میں پیدا کیا۔ اور پھر اچھے خاندان سے دامادی کا تعلق بخشا۔ سو قبل از ظہور یہ تمام الہام لالہ شرمپت کو سنا دیا گیا۔ پھر بخوبی اسے معلوم ہے کہ بغیر ظاہری تلاش اور محنت کے محض خدا تعالیٰ کی طرف سے تقریب نکل آئی۔ یعنی نہایت نجیب اور شریف اور عالی نسب .... بزرگوار خاندان سادات سے یہ تعلق قرابت اس عاجز کا پیدا ہوا۔ اور اس نکاح کے تمام ضروری مصارف تیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے بہم پہونچائے۔ کہ ایک ذرہ بھی فکر کرنا نہ پڑا۔ اور اب تک اپنے اسی وعدہ کو پورا کرتا چلا جاتا ہے (شحنہ حق صفحہ ۵۷، ۵۸)

۱۸۸۱ء۔ اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی . . . . اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا۔ کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سادات میں میری شادی ہوگئی . . . سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو۔ [illegible] جوان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ اور یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۴-۶۵)

۱۸۸۳ء اشکر نعمتی رأیت خدیجتی انک الیوم لذو حظ عظیم۔ انت محدث اللہ فیک مادۃ فاروقیۃ

ترجمہ:۔ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر میری نعمت کا شکر کر۔ کہ تو نے اس کو قبل از وقت پایا۔ آج تجھے حظ عظیم ہے۔ تو محدث اللہ ہے۔ تجھ میں مادہ فاروقی ہے۔

(حاشیہ) خدیجتی۔ یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی۔ جو سادات کے گھر میں دہلی میں (۱۸۸۴ء میں ناقل) ہوا۔ .... اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا۔ کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے۔ ..... اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا۔ کہ وہ بیوی سادات کی قوم میں سے ہوگی۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۴۶-۱۴۷)

۱۶ر فروری ۱۹۰۶ء۔ رب اشف زوجتی ھٰذہ واجعل لھا برکاتٍ فی السماء وبرکاتٍ فی الارض۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۸ صفحہ ۲)

ترجمہ:۔ اے میرے رب میری اس بیوی کو شفا بخش۔ اور اس کے لئے آسمانی برکتیں اور زمینی برکتیں عطا فرما۔ (ترجمہ مرزا البشیر احمد صاحب)

۱۳ر مارچ ۱۹۰۶ء۔ خواب میں دیکھا۔ کہ میر ناصر نواب صاحب (والد ماجد حضرت ام المومنین ایدہا اللہ تعالیٰ۔ ناقل) اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں۔ جو پھلدار ہے۔ اور جب مجھکو دیا۔ تو وہ ایک بڑا درخت ہوگیا۔ جو بیدانہ توت کے درخت کے مشابہ تھا۔ اور نہایت سبز تھا۔ اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا، اور پھل اس کے نہایت شیریں تھے۔ اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا۔ کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔" (بدر جلد ۲ نمبر ۱۱)

۲ر اپریل ۱۹۰۶ء (۱) رب لا تضیع عمری وعمرھا واحفظنی من کل آفۃ ترسل الیّ (۲) انہ نازل من السماء ما یغنیک (۳) اریک ما یرضیک (۴) عندی حسنۃ ھی خیر من جبل۔ (۵) الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر (۶) آسمان سے دودھ اترا ہے۔ محفوظ رکھو۔ (بدر جلد ۲ عدد ۱۸ صفحہ ۲)

ترجمہ:۔ اے میرے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو۔ اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو۔ جو میری طرف بھیجی جاویں۔ (۲) تحقیق خدا آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے۔ جو تجھے غنی کر دیگی (۳) تجھے وہ چیز دکھلاؤں گا۔ جو تجھے خوش کر دیگی۔ (۴) میرے پاس بھلائی ہے جو پہاڑ سے بہتر ہے۔ (۵) کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

انی مع الروح معک ومع اھلک لا تخف انی لا یخاف لدیّ المرسلون

ترجمہ:۔ میں اور روح القدس تیرے ساتھ ہیں۔ اور تیرے اہل کے ساتھ۔ مت ڈر۔ میرے قرب میں میرے رسول نہیں ڈرتے۔

منجملہ الہام نمبر ۸۵ "تذکرہ" **(۱) رددنا الیھا روحھا وریحانھا (۲) انی رددت الیھا روحھا وریحانھا۔**

ترجمہ:۔ اس (اللہ تعالیٰ) نے اس کی طرف اس کے آرام اور اچھے رزق کو لوٹایا۔ میں نے اس کی طرف اس کے آرام کو اور اچھے رزق کو لوٹا دیا . . . .

. . . .

. . . .

انی معک ومع اھلک ومع کل من احبک (تذکرہ صفحہ ۵۹۷)

ترجمہ:۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔

۱۹۰۳ء۔ سننجیک۔ سنعلیک انی معک ومع اھلک۔ سأکرمک اکراماً عجباً۔ سمیع الدعاء۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃً۔ دعاءک مستجاب۔ انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم واعطیک ما یدوم

ترجمہ:۔ ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تیرے اہل کے ساتھ۔ اور میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ (زلزلہ عظیمہ۔ ناقل) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور وہ چیز دوں گا۔ جو تیرے ساتھ رہے گی۔

۱۹ر اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ لا تقوموا ولا تقعدوا الا معہ۔ لا تردوا موردا الا معی۔ انی معک ومع اھلک

ترجمہ، حضرت مرزا البشیر احمد۔ نہ کھڑے ہو اور نہ بیٹھو مگر اس کے ساتھ۔ نہ وارد ہو کسی مورد میں مگر میرے ساتھ۔ میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔" (بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ صفحہ ۲)

(باقی)

نامۂ بیروت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دُور رس نگاہ

مسلمانوں کا ماضی۔ حال اور مستقبل

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت)

آج دوپہر سے قبل مجھے بیروت کے رائل ہوٹل میں جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ ہوٹل ساحل سمندر پر بنایا گیا ہے۔ آبی پرندے۔ مچھلیاں۔ پرجوش لہریں۔ اور نیلگوں پانی میرے لئے ایک جاذب نظارہ بن گئے۔ طوفانی امواج بڑی تیزی سے ایک دوسرے پر سوار ہو کر مہیب آواز پیدا کر رہی تھیں۔ میں بحیرہ روم کے اس پر رونق خطہ میں مظاہر تکوین و قدرت کا مشاہدہ کرنے لگا۔ چھوٹے اور بڑے جہاز دور سے آ اور جا رہے ہیں۔ سمندر کا یہ منظر میرے لئے عجیب کیفیت کا باعث تھا۔ بحیرہ روم کے اس خطہ نے میرے افکار و تفصیلات میں امت اسلامیہ کا درخشاں ماضی۔ حال کا دور مصائب اور مستقبل کے انتظار کا نقشہ پیش کیا۔

(۱) بیت المقدس پر قبضہ

بحیرہ روم کا تاریخی علاقہ مسلمانوں کی فتوحات اور دشمن کی شکست و نکبت کا آئینہ ہے۔ یہ ایک ہی وقت میں باب المشرق بھی ہے۔ اور باب المغرب بھی۔ اسلامی تہذیب فلسفہ اور علوم نے اگر یورپ میں اپنا نفوذ کیا۔ تو بحیرۂ روم کے خطہ کی بدولت ہی ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تقریبًا تمام جزیرۂ عرب آغوش اسلام میں آچکا تھا۔ مسلمانوں کو اپنی حفاظت اور دفاعی جنگوں کے لئے جزیرۃ العرب کے ماحول میں کئی جنگوں میں شریک ہونا پڑا۔ چنانچہ سنہ ۱۳ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ارشاد سے حضرت عمرو بن العاصؓ ملک شام کو فتح کرنے کے لئے مامور کئے گئے۔

حضرت عمرو بن العاص

ایک کامیاب اور تجربہ کار فوجی جرنیل تھے۔ انہوں نے ملک شام کو فتح کرتے ہوئے بیت المقدس کے علاقہ کا فوجی محاصرہ کر لیا۔ حضرت خالد بن ولید اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی حلب وغیرہ کی فتوحات سے فارغ ہو کر بیت المقدس پہنچ گئے۔ الغرض تمام اسلامی جنگی جرنیل بیت المقدس میں جمع ہو گئے۔ چنانچہ اہل قدس نے ہتھیار ڈالنے کا ارادہ کر لیا۔ مگر ان کو اس معاملہ میں کچھ اضطراب تھا۔ لہذا رومیوں نے اسلامی جرنیلوں سے درخواست کی۔ کہ اگر خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضؓ بنفس نفیس تشریف لائیں۔ تو وہ بعض علامتوں کی تصدیق کر کے شہر ان کے حوالے کر دیں گے۔

چنانچہ دارالخلافہ خلافت مدینہ منورہ میں یہ اطلاع پہنچی۔ تو حضرت عمر رضؓ مشورہ کر کے یروشلم روانہ ہو پڑے۔ عظیم الشان عمر رضؓ سادہ لباس میں کھجور اور ستو کا زاد راہ لے کر اونٹ پر سوار ہوتے ہیں۔ آپؓ کے ساتھ ایک غلام تھا۔ باری باری آقا اور غلام سوار ہوتے ہیں۔ بیت المقدس میں داخلہ کے وقت حسن اتفاق سے غلام اونٹ پر سوار ہے۔ اور اونٹ کی مہار امیر المومنین رضؓ عمر کے ہاتھ میں ہے۔ یہود اور نصاریٰ کے علماء نے دوسری علامات کو بھی دیکھا۔ چنانچہ سب سے بڑے پادری سفرونیس "Sophronios" نے شہر کی چابیاں حضرت عمر رضؓ کے حوالہ کر دیں۔ اور یہ شہر بغیر کسی کشت و خون کے مسلمانوں کے سپرد کر دیا گیا یہ تھی وہ عظیم الشان فتح اور مسلمانوں کا غلبہ جس نے اغیار کے قلوب میں مسلمانوں کی شجاعت کا سکہ بٹھا دیا تھا۔ یہ ابتدائی غلبہ بعد میں دوسری فتوحات کا محرک ہوا۔ اور بحیرہ روم کا علاقہ مسلمانوں کی فوجی اور عسکری طاقت کا مرکز اعظم بن گیا۔

بیت المقدس کے نمائندوں نے حضرت عمر رضؓ سے صلح کی درخواست کی اور عہد نامہ صلح لکھا گیا۔ جس میں حضرت عمر رضؓ نے اپنے دستخط فرماتے ہوئے یہ فقرہ تحریر کیا۔ اور ذیل کا فقرہ آپ کے عظیم الشان تدبر۔ تفکر اور فراست پر دال ہے۔ کاش مسلمان اور خصوصًا عرب اس فقرہ کو نہ بھولتے۔ کیونکہ یہ عربوں کے جسم میں ناسور ثابت ہوا۔ جیسا کہ فلسطین کے حالات اور جنگ نے بتلا دیا۔

عہد نامہ صلح کی طویل عبارت میں سے دو فقرے صرف درج کرتا ہوں۔

"اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے اہل ایلیاء (بیت المقدس) کو یہ امان نامہ دیا جاتا ہے .... ان کے دینی معاملات میں کوئی مداخلت نہ کی جائے گی۔ اور یوں بھی کسی کو تکلیف نہ دی جائے گی۔ البتہ ان کے ساتھ یہودی نہ رہنے پائیں گے۔" بلاشبہ عمر رضؓ دوررس سیاستدان تھا۔ آج یہود کا وجود مصیبت کا باعث بن گیا۔

(۲) اسلامی فتح اور صلیبی جنگیں

بیت المقدس پر قبضہ کے بعد مسلمانوں نے ہمیشہ عیسائیوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ فلسطین کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے یہود اور عیسائیوں کو عام اجازت تھی۔ حضرت عمر رضؓ کے فرمان مبارک کے رو سے مذہبی آزادی تھی۔ شہر کا ایک حصہ پادریوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔

باوجود ان مراعات اور حسن سلوک کے بیت المقدس میں آنے والے دور دراز ممالک سے مسلمانوں کی موجودگی کو بیت المقدس میں برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اور ان کے قلوب میں مسلمانوں کے خلاف نفرت ہو گئی۔ لاطینی ممالک سے بکثرت عیسائی ارض مقدس میں داخل ہونے لگے گیارہویں صدی میں بیت المقدس پر ایک ترکی خاندان حکومت کر رہا تھا۔ زائرین کے چند قافلوں کو بعض حوادثات سے دوچار ہونا پڑا۔ ان شخصی واقعات کو شاخسانہ بنایا گیا۔ اور مسلمانوں کے خلاف یورپ میں پروپیگنڈا کیا گیا۔

مارچ سنہ ۱۰۹۵ء میں پوپ اربن دوم نے جہاد کا اعلان کر دیا۔ اور کہا۔

" ان کفار سے جہاد کرو۔ جو حضرت مسیحؑ کے مقدس مقام پر قابض ہو گئے ہیں۔ جو بھی تم میں سے اس جہاد میں شریک ہو گا۔ اس کے تمام گذشتہ گناہوں کو معاف کر دوں گا۔ اور تم میں سے جو مر جائے گا۔ اسے بہشت میں جگہ دوں گا۔"

(التاریخ السیاسی للاسلام)

الغرض مقدس جہاد گناہوں کی مغفرت اور بہشت کے وعدہ کے سرسبز باغات دکھا کر سارے یورپ میں جنگی فضا پیدا کر دی گئی۔ عیسائی خاندان اپنے افراد کو خوشی خوشی بیت المقدس کی طرف روانہ کرنے لگے۔ اس صلیبی جنگ کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ شہنشاہ جرمنی۔ فرانس اور انگلستان نے بنفس نفیس اس جنگ میں شرکت کی۔ یورپ کے شہزادوں۔ امراء اور اغنیاء نے بھی اس علاقہ کا رخ کیا۔ مگر بالآخر عیسائیوں کو شکست فاش ہوئی۔ اور مسلمانوں کو کامیابی اور صلیبی جنگوں کا خاتمہ ہو گیا۔ صلاح الدین ایوبیؒ نور الدین فرنگی اور عماد الدین اسلامی جرنیلوں کے نام اس جنگ میں ہمیشہ کے لئے سنہری حروف سے تحریر کئے جائیں گے بے شک اس جنگ میں مسلمانوں کا بھی کافی نقصان ہوا مگر انجام کار فتح مسلمانوں کی ہی ہوئی یہ ہے مسلمانوں کی عظیم الشان فتح جو ان کو زمانہ ماضی میں ہوئی۔

(۳) اندلس کی فتح

بحیرۂ روم کا ہی وہ خطہ ہے۔ جہاں سے اسلامی فوجیں اندلس پہنچی ہیں۔ علم اسلامی لہرایا جاتا ہے۔ سات سو سال سے زائد یہاں مسلمانوں نے کامیاب حکومت کی۔ آج بھی اس جگہ میں اسلامی آثار موجود ہیں۔ اس علاقے میں ایک غیور مسلمان کی آنکھ غرناطہ۔ قرطبہ اور اشبیلیہ دیکھ کر اشکبار ہو جاتی ہے۔

مالٹا۔ صقلیہ۔ اندلس اور شمالی افریقہ و یونان میں اسلامی نفوذ کی وجہ سے کئی علمی درسگاہوں کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اور یہ علاقے ام العلوم بن گئے۔ چنانچہ کئی مستشرقین نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ اسلامی علوم اور فلسفہ نے اگر یورپ میں اثر کیا ہے۔ تو وہ مندرجہ بالا علاقوں کے علمی اور ثقافتی اداروں کی وجہ سے ہوا۔ جو مسلمانوں نے قائم کئے تھے۔ چنانچہ ان علاقوں کی زبانوں میں کئی اصطلاحات ایسی موجود ہیں۔ جو دراصل عربی کی ہیں۔ گو امتدادِ زمانہ کی وجہ سے ان میں کچھ فرق آگیا ہے۔ مگر اصل اور مرجع عربی ہے۔ سرزمین اندلس میں ایسے ایسے اسلامی فیلسوف اور علماء پیدا ہوئے۔ جن کا فلسفہ اور ادب آج بھی بطور استشہاد کے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ہے مسلمانوں کی ماضی میں فوجی سیاسی اور ثقافتی فتح۔

(۴) امتدادِ زمانہ اور زوال

زمانہ گذرتا گیا۔ مسلمان حکومتیں مدوجزر کے انقلابات میں سے گزر کر کبھی کامیابی اور کبھی شکست سے دوچار ہوئیں۔ ذاتی اختلافات۔ باہمی تنازعات اور انانیت نے امت مسلمہ کو کمزور کر دیا۔ قرآنی اخلاق کو مہجور کر دیا گیا۔ سنت نبویؐ کو نسیًا منسیا کر دیا گیا۔ اسلامی ڈکشنری سے شوکت اور سطوت کے الفاظ نکل گئے۔ اور اس کی جگہ شکست اور نکبت کے الفاظ نے لی۔ ایک زمانہ آیا۔ ترکوں نے یہاں حکومت کی۔ مگر مغربی اقوام ترکی کو کمزور دیکھنے میں خوش تھیں۔ ترکی بہت حد تک جرمنی کی طرف مائل تھا۔ برطانیہ اس کو ناقابل برداشت سمجھتا تھا۔ بے شک صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی۔ مگر مغربی حکومتوں نے سیاسی اور اقتصادی نفوذ کے ذریعہ ان ممالک کو اپنے ماتحت رکھنے کے لئے عجیب عجیب کھیل کھیلے ہیں۔ انگریزوں نے عربوں اور ترکوں کے درمیان انشقاق اور افتراق پیدا کیا۔ عربوں میں قومیت کا رنگ پیدا کیا گیا۔ چنانچہ جنگ عظیم ۱۹۱۶ء میں جب عربوں نے ترکوں کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ اور یہ علاقہ ان کو چھوڑنا پڑا۔ تو بیت المقدس کی فتح کے وقت انگریز کمانڈر انچیف نے کہا۔ کہ

" آج صلیبی جنگ کا خاتمہ ہوا ہے"

اسی طرح جب فرانسیسی حاکم اعلیٰ جنرل جیرو دمشق آیا۔ تو اس نے "صلاح الدین ایوبی" کی قبر پر یہ الفاظ کہے۔ " صلاح الدین! ہم آخر یہاں آہی گئے۔"

اور یہ تاریخی علاقے انگریزوں اور فرانسیسیوں کے زیر انتداب کر دیئے گئے۔ انتداب چھوڑتے وقت یہاں ایسے طاعونی جراثیم پھیلا دیئے گئے ہیں۔ جنہوں نے ان اسلامی ممالک اور بحیرہ روم کے خطہ کا امن برباد کر دیا ہے۔ یہودی حکومت اسرائیل مسلمانوں اور عربوں کے لئے ایک کانٹا ہے۔ اور جب تک اس حکومت کا وجود رہے گا۔ یہ کانٹا تکلیف ہی دیتا رہے گا۔ یہ ہے حال کا دور مصائب۔ نامعلوم مستقبل کا کیا حال ہو گا۔ جبکہ مغربی اقوام دوبارہ اس علاقہ میں اپنا فوجی اور سیاسی نفوذ قائم کرنے کا ارادہ کر چکی ہیں۔ کیونکہ مستقبل کی بنیاد ہمیشہ حال کے واقعات میں پڑتی ہے۔ قرآن مجید نے اقوام و ملل کی ترقی و تنزل کے لئے ایک زریں اصل اس*

*آیت میں بیان فرمایا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم ۔ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

چندہ جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے چندے کو ایک لازمی چندہ قرار دیا گیا ہے جس کا ادا کرنا ہر فرد جماعت پر ضروری ہے۔ اس کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہے یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء سے مقرر کیا ہوا ہے۔ ہر سال ہزاروں ہزار مہمان تمام اطراف عالم سے پروانہ وار احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر قریباً ۰۰۰، ۷۰ روپیہ خرچ ہوگا جس سے مہمانوں کی مہمان نوازی کی جائیگی۔ چونکہ جلسہ پر آنیوالے تمام احباب اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے سب کام وکاج چھوڑ کر اس کے خلیفہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں اور دور دراز سے سفر کی دقتیں برداشت کرتے ہیں۔ اس لئے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ پر آنیوالے دوستوں کی مہمان نوازی کے بارے میں خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ اور آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے مہمان کی مہمان نوازی کریگا۔ اللہ اسے اپنے قرب میں جگہ عطا کرے گا۔ پس کون بدنصیب ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کو نہ چاہیگا جلسہ سالانہ کی تیاریاں بڑے زور شور سے شروع ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہر دوست کا جتنا جتنا چندہ ہو۔ وہ اس ہفتہ کے اندر اندر ادا کردے کیونکہ جلسہ میں اب صرف یہی ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ اور جلسہ کا چندہ جلسہ سے پہلے پہلے ہی ادا ہونا ضروری ہے۔ پس آپ کو موقع ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی میزبانی میں حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(نظارت بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ اور جماعت ہائے ہندوستان

احباب جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں سے ہے اور اس کی ادائیگی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ کی شرح سے جلسہ سالانہ سے پیشتر کی جانی ضروری ہے۔ جلسہ سالانہ بہت قریب آرہا ہے۔ اور اس کے لئے فوری طور پر اخراجات درکار ہیں۔ مگر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ اور متعدد جماعتوں کی طرف سے تاحال اس مد میں برائے نام ادائیگی ہوئی ہے لہٰذا احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس چندہ کی سو فی صدی ادائیگی کی طرف جلد از جلد متوجہ ہوں عہدہ داران جماعت خصوصاً سیکرٹری مال کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کے بقایا چندہ جلسہ سالانہ کا جائزہ لے کر اس کی وصولی کی کوشش کریں۔ تا ان کی جماعت کے بجٹ چندہ جلسہ سالانہ کی جلسہ سے قبل وصولی ہو جائے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں کراچی کے مجاہدین تحریک جدید کی

نمایاں اور غیر معمولی قربانیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت کراچی کے مرکزی سیکرٹری مال میاں عبد الحق ذیل کی رپورٹ اپنے مقدس امام کے حضور پیش فرما کر دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۱) خاکسار نے کل بذریعہ تار تحریک جدید کے وعدوں کی پہلی قسط ۲۸۵۰۰/- روپیہ کی حضور کی خدمت میں بھجوائی تھی۔ ان وعدوں کی فہرستیں ایک دو دن میں بھجوا دی جائیں گی۔ باقی احباب کے وعدے بھی حاصل کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس سال جماعت احمدیہ کراچی کے وعدوں کی کل رقم مبلغ چالیس ہزار سے بڑھ جائے گی۔

(۲) مبلغ ۲۸۵۰۰/- کی رقم بارہ حلقوں کے قریباً ۱۳۲۰ احباب کے وعدے شامل ہیں۔ ان میں سے ۵۴ کے قریب نئے شامل ہونے والے ہیں۔ بیرونی حلقوں یعنی ڈرگ روڈ۔ ملیر چھاؤنی اور کورنگی کریک کے ابتدائی وعدوں کی اطلاع ابھی تک نہیں ملی۔ اور اندرونی بارہ حلقوں سے ابھی ۲۰۰ کے قریب احباب کے وعدے نہیں ملے جو پہلے سال میں تحریک جدید میں شامل تھے۔ جماعت کراچی کی مکمل فہرستیں انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے پیش کی جا سکیں گی۔ ممکن ہے کہ وعدوں کی آخری میزان پینتالیس ہزار سے بھی تجاوز کر جائے۔ یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ کوئی دوست تحریک جدید کی شمولیت سے محروم نہ رہ جائے۔

(۳) جو ۵۴ احباب جو شامل ہوئے ہیں۔ اُن کی میزان دو ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ بقایا پرانے مجاہدین احباب نے اور ان کی غالب اکثریت نے اپنے وعدوں میں ایزادی کی ہے۔ اور پچھلے سال کی نسبت ان کے وعدوں کی میزان بقدر چار ہزار کے زیادہ ہے۔ صرف آٹھ احباب کے وعدے پچھلے سال کے برابر اور پانچ کے وعدے پچھلے سال سے کم ہیں۔

(۴) جن احباب نے اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ اُن کی فہرست شامل ہذا پیش حضور ہے۔ ان میں سے بعض احباب ہیں جو تحریک سے پہلے ہی اپنے وعدے اضافہ سے لکھا چکے تھے۔ لیکن حضور کا خطبہ پڑھنے یا سننے کے بعد انہوں نے اپنے وعدوں میں تحریک جدید کی ضرورت اور تبلیغ کی وسعت کے پیش نظر مزید اضافہ کیا

فہرست ان احباب کی جنہوں نے اس سال اپنے وعدوں میں نمایاں زیادتی کی

فہرست اضافہ جماعت کراچی دفتر اول سال اٹھارہ

نمبر شمار	حلقہ	سابق وعدہ	وعدہ سال رواں
۱۔ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت	جنوبی	۷۵۰	۱۰۰۰ ادا
۲۔ میاں عبد الحق صاحب مرکزی سیکرٹری مال	شرقی	۱۳۰	۲۷۰ ادا
(۳) چوہدری محمد علی صاحب	شرقی	۳۱۰	۳۱۳ ادا
(۴) چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر	جنوبی	۷۳	۱۵۰
(۵) شیخ عبد الحق صاحب S.D.O.	جیکب لائن	۱۰۰	۱۲۵
(۶) مرزا اعجاز احمد صاحب	مارٹن روڈ	۱۰۵	۱۶۰
(۷) میجر نسیم احمد صاحب	سولجر بازار	۲۱۵	۵۰۰
(۸) میاں محمد اسمٰعیل صاحب	مارٹن روڈ	۱۲۰	۲۸۰
(۹) چوہدری احمد مختار صاحب	"	۱۴۰۰	۲۰۰۰
(۱۰) شیخ عبد اللطیف خان صاحب	لائنز	۱۰۰	۱۲۵
(۱۱) شیخ خلیل الرحمن صاحب معہ اہلیہ	سید منزل	۹۰	۱۰۰
(۱۲) میر امان اللہ صاحب	جیکب لائن	۱۲۵	۲۰۰
(۱۳) شیخ مسرور محمد صاحب	"	۴۰	۵۰
(۱۴) مرزا احسان الحق صاحب	شرقی	۶۰	۷۵
(۱۵) ڈاکٹر محمود احمد صاحب معہ بچگان	صدر	۲۰۰	۲۸۰
(۱۶) سید سعید خالد صاحب	"	۴۰	۵۰

نمبر شمار	حلقہ	وعدہ سال سابق	وعدہ سال رواں
(۱۷) سید حشمت علی شاہ صاحب	جنوبی	۱۰	۲۰
(۱۸) بیگم میجر ایم۔ اے سعید صاحب اہلیہ	"	-	۱۰۰۰
(۱۹) سید عبد الغفور صاحب	"	۳۰	۴۰
(۲۰) چوہدری بشیر احمد صاحب بیوی	سنوڑہ	۱۷۰	۲۰۲
(۲۱) شیخ عبد الحکیم صاحب	ماڑی پور	۲۰۰	۲۵۰
(۲۲) محمد اکرام الحق صاحب	رام سوامی	۳۰	۵۰
(۲۳) خواجہ عبد المجید صاحب	"	۶۲	۱۰۰
(۲۴) رفیع الزمان خان صاحب	سعید منزل	۷۵	۱۰۰
(۲۵) مرزا عبد الحمید خان صاحب	گولیمار	۱۵۰	۲۵۰
(۲۶) مولوی عبد المجید صاحب	لارنس روڈ	۸۰۰	۹۰۰
(۲۷) مرزا محمد شریف صاحب چغتائی	"	۱۴۵	۱۷۵
(۲۸) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ	مارٹن روڈ	۱۱۰۰	۱۱۵۰
(۲۹) محمد بشیر چغتائی	جنوبی	-	۱۰۰
(۳۰) چوہدری رحمت اللہ صاحب باجوہ	منوڑہ	-	۳۰۰
(۳۱) ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر صاحب	مارٹن روڈ	-	۱۱۱
(۳۲) شیخ رحمت اللہ صاحب	رام سوامی	۲۷۵	۶۰۰
(۳۳) شیخ نثار احمد صاحب چنیوٹی	"	۱۰	۲۰
(۳۴) ایم حفیظ الرحمن صاحب	"	۱۱۰	۲۱۰
(۳۵) شیخ ممتاز رسول صاحب	جیکب لائن	۲۰	۳۰
(۳۶) صدر دین احمد کھوکھر	رام سوامی	۲۰	۳۰
(۳۷) شیخ عزیز الرب صاحب	صدر	۱۵	۲۵
(۳۸) محمد اشرف صاحب برلاکی ٹوپس	"	۵۰	۷۵
(۳۹) مقبول احمد صاحب ٹھیکیدار	"	۱۲۵	۱۵۰
(۴۰) ظفر اللہ سلطان خان	جنوبی	۱۰	۳۰
(۴۱) سید نثار احمد صاحب شاکر	صدر	۲۰۰	۳۰۰
(۴۲) ملک محمد اکبر صاحب	جنوبی	۱۰	۵۰
(۴۳) محمد رفیق چغتائی	"	۳۶	۵۰
(۴۴) مظہر علی صاحب سیٹھی	رام سوامی	۱۷	۹۰
(۴۵) ملک منظور احمد صاحب	"	۶۰	۷۵
(۴۶) محمود احمد سیٹھی	سعید منزل	۵۰	۷۰
(۴۷) احمد علی خان صاحب	"	۱۵۰	۲۵۰
(۴۸) حفیظ الرحمن خان صاحب	گولیمار	۵	۱۵
(۴۹) محمد حنیف صاحب گھڑی ساز	"	۵	۲۵
(۵۰) پیر جمیل احمد صاحب	"	۱۰	۲۰
(۵۱) پیر محمد یسین صاحب لکھنوی	لارنس روڈ	۵۷	۶۱۰
(۵۲) ملک بشیر احمد صاحب	مارٹن روڈ	۵	۱۰۰

اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً اکثر دیتا رہوں گا۔

نمبر شمار	حلقہ	وعدہ سال سابق	وعدہ سال رواں
(۵۳) سید ناصر احمد صاحب	سولجر بازار	-	۳۰۰
(۵۴) صدر الدین یحییٰ صاحب	صدر	-	۲۰۰
(۵۵) فضل احمد صاحب کشمیری	رام سوامی	-	۱۲۵ نومبائع

نومبائع احباب بھی خاص توجہ دیں۔ سینکڑوں سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اسے غنیمت سمجھیں۔

نمبر شمار	حلقہ	وعدہ سال سابق	وعدہ سال رواں
(۵۶) مولوی عبد الواحد خان صاحب	مارٹن روڈ	-	۵۵
(۵۷) سید سعید احمد صاحب	"	-	۱۰۰

(۷) کراچی کے مخلصین کی نمایاں اور شاندار اضافوں کی فہرست آپ نے پڑھ لی۔ اس کی اشاعت سے غرض یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہے۔ وہ بھی اپنی توفیق کے مطابق اضافہ سے وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کرے۔ اور وہ جو ابھی شامل نہیں ہوا۔ وہ بھی شامل ہو کر ثواب حاصل کرے۔ پاکستان اور بیرونی ممالک کی تمام جماعتوں کو دفتر اول کے اٹھارہویں اور دفتر دوم کے سال ہشتم کے وعدے شاندار اضافہ سے پیش کرنا چاہئیں۔ جیسا کہ خطبہ میں فرمایا کہ:۔

"پاکستان اور بیرونی ممالک کے وعدوں کو زیادہ سے زیادہ بلند کریں۔ یہاں تک کہ یہ وعدے اس حد تک پہنچ جائیں۔ جس حد تک چودھویں سال میں تھے۔ بلکہ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ چودہویں سال میں اگر دو لاکھ تراسی ہزار کے وعدے آئے تھے تو اب ہمارے وعدے تین لاکھ سے بھی اوپر نکل جائیں۔ اور ساتویں سال کی جماعت اپنے وعدوں کو بڑھا کر دو اڑھائی لاکھ تک پہنچا دے۔"

یہ اسی صورت میں ہے کہ پاکستان اور بیرونی ممالک کی تمام جماعتیں نمایاں اور قابل تعریف اضافہ سے حضور کے پیش کریں۔ ہندوستان کی جماعتوں کو بھی جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اپنی فہرستیں مکمل کر کے حضور میں پیش کرنا ہے۔ اور ان کے وعدوں کا روپیہ قادیان بھیجا جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

اساتذہ کی فوری ضرورت!

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے فوری طور پر ایک ٹرینڈ ڈرائنگ ماسٹر اور چند ایس۔ وی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب ہیڈ ماسٹر کے نام جلد درخواستیں بھجوا دیں۔ جلسہ کے موقعہ پر ایسے احباب ہیڈ ماسٹر سے مل کر بھی کوائف ملازمت معلوم کر سکتے ہیں۔ (خاکسار سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

وصایا کی منسوخی!

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے منسوخ کر دی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) محمد شریف صاحب دیہاتی مبلغ قادیان۔ قادیان سے بغیر اجازت آ گئے۔ وصیت ۹۲۶۵ (۲) چوہدری عزیز اللہ صاحب باجوہ علی آباد چک ۱۵ ضلع لائل پور بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ وصیت ۱۰۱۴۵ (۳) شیخ مظہر احمد صاحب سلیم چنیوٹی حال کراچی خود منسوخ کرائی ہے ۳۲۴۵

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اشتہار ضروری

اگر کسی دوست نے بندہ سے کسی قسم کی رقم لینی ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر مطالبہ بھیجکر وصول کر لیں یا بندہ کو خدا کے واسطے بخشدیں۔ تاکہ قیامت کے دن وصول نہ کرے۔ کیونکہ بندہ زندگی میں ادا کرنا یا بخشوانا چاہتا ہے۔ خاص طور پر ماسٹر عبد العزیز خان صاحب مرحوم کے لڑکے اور محمد بوٹا صاحب دوکاندار۔ سیالکوٹ ہاؤس قادیان والوں کو مخاطب کرتا ہوں کہ بندہ کو جواب دیں میں رقم بذریعہ منی آرڈر بھیج دوں گا۔

خاکسار محمد جمیل چیٹھی رساں قادیان والا حال کہوٹہ ضلع راولپنڈی

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجیں

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

لازمی چندوں کے بقایاجات اسی ماہ ادا کئے جائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۵۱ء کے انعقاد میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ جب کہ روحانی چشمہ سے سیراب ہونے کے لئے احباب جوق در جوق ربوہ (دار الہجرت) میں جمع ہوں گے۔ اس موقعہ پر نظارت بیت المال کی طرف سے جماعتوں کے بجٹ۔ وصولی اور بقایا کے چارٹ نظارت کی دیواروں پر لگائے جائیں گے۔ تاکہ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو معلوم ہو سکے کہ انہوں نے لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے کیا سعی کی ہے۔ اگر آپ کی جماعت بھی بقایا دار ہے۔ تو آپ کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ کہ ان چند دنوں میں تلافی مافات کرتے ہوئے بقایوں کو صاف کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ اب جب کہ فصل خریف کی برداشت ہو رہی ہے۔ جماعت کے دوستوں سے ان کا فصل خریف کا چندہ اور بقایا اگر ہو تو وصول کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔

اسی طرح نمائندگان مجلس مشاورت جماعت ہائے احمدیہ کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے بجٹ اور وصول شدہ چندہ کا جائزہ لیں۔ اور جن دوستوں کے ذمہ لازمی چندوں کا بقایا ثابت ہو۔ ان کو مل کر بقایا چندہ وصول کرنے کی کوشش فرمائیں۔ چونکہ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے جس قدر چندہ وصول ہو جائے۔ وہ جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے ساتھ لے آئیں اور فوراً دفتر میں داخل خزانہ کرا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے بھی کوشش فرمائیں۔ کہ آپ کی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ جلسہ سے قبل سو فی صدی پورا ہو جائے۔

(ناظر بیت المال)

امریکہ ایٹمی اسلحہ کے استعمال متعلق مذاکرات شروع کرنیوالا ہے

واشنگٹن ۱۸ دسمبر۔ یورپ کے دفاع کیلئے ایٹمی اسلحوں کے استعمال کے متعلق امریکہ عنقریب بات چیت شروع کرنے والا ہے لیکن اس سلسلہ میں امریکہ ایٹمی اسلحہ کی تیاری سے متعلق کسی راز کا انکشاف نہیں کرے گا۔ حالیہ تجربات سے پتہ چلا ہے کہ مختلف قسم اور حجم کے اسلحے تقریباً ایک سال میں تیار کئے جا سکتے ہیں

ان اسلحوں کو توپ خانہ کے گولے اور تارپیڈو کے طور پر استعمال کیا جا سکے گا اس سے بری اور بحری جنگ کے طریقوں میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہونے والی ہیں۔ یہ مذاکرات تین قسم کے ہوں گے۔ ایٹمی اسلحوں کے استعمال کے متعلق (۱) دشمن کی طرف سے جارحانہ اقدامات کے موقعہ پر (۲) جنگ میں ان کا عالمگیر استعمال۔ یہ مذاکرات۔ این۔ اے۔ ٹی۔ او اور شیپ کی تنظیموں کے تحت ہوں گے۔ لیکن ممکن ہے کہ مسٹر چرچل کے ورود امریکہ کے موقعہ پر ہی اس سلسلہ میں گفت و شنید شروع ہو جائے۔ (اسٹار)

چار نکاتی پروگرام کے افسر اعلےٰ پاکستان آ رہے ہیں

نیو یارک ۱۸ دسمبر۔ چار نکاتی پروگرام کے افسر اعلےٰ مشرق قریب و ایشیا کے ۱۲ ممالک کا دورہ کرتے ہوئے اس ماہ کے آخری ایام میں دو ہفتوں کے قیام کیلئے اس برصغیر میں آ رہے ہیں۔

وہ امریکی سفارت خانوں کے اعلےٰ افسران کے ان ارکان سے ملاقات کریں گے جن کے ذمہ چار نکاتی معاہدے اور ٹکنیکل تعاون کے منصوبوں کی نگرانی کا کام ہے۔ چار نکاتی پروگرام کے تحت مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے گیارہ ممالک میں امریکہ کے ٹکنیکل کاریگر کام کر رہے ہیں۔

آپ اس وقت مشرق وسطےٰ کا دورہ کر رہے ہیں اور ۲۷ سے ۳۰ دسمبر تک کراچی میں انکی آمد متوقع ہے۔ ان کے سفر کے پروگرام میں غالباً پانچ روزہ قیام دہلی بھی شامل ہے (اسٹار)

ڈاکٹر گراہم دسمبر کے آخری ہفتہ میں رپورٹ پیش کریں گے

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ اب قطعی طور پر امید کی جا رہی ہے کہ ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ ۲۲ دسمبر کے بعد ایک ہفتہ کے اندر پیش ہو جائے گی۔ اس تاریخ کو ڈاکٹر گراہم کو حفاظتی کونسل میں کشمیر کے متعلق چودھری محمد ظفر اللہ خاں اور سر بنگل راؤ سے اپنے مزید مذاکرات کی رپورٹ پیش کرنی تھی۔ ڈاکٹر گراہم کی بات چیت میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے اسے کوئی فریق ختم کرنے کی کوشش نہیں کر رہا اور سب ہی انکی رپورٹ کے پیش ہونے کے بظاہر منتظر ہیں۔

(اسٹار)

پاکستان اور برطانیہ کی تجارت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ برطانوی حکومت نے اسٹرلنگ اور غیر ملکی سکوں پر پابندیوں میں جو کمی کی ہے۔ اس کی وجہ سے پاکستانی برطانی تجارت پر کوئی نمایاں اثر نہیں پڑے گا

تجارتی بورڈ کا جو شعبہ جنوب ایشیائی درآمدات و برآمدات کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس کی رائے ہے کہ سکوں کے تبادلہ کے نئے انتظامات کا برطانیہ کے ساتھ جنوب مشرق ایشیائی تجارت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا گو ابھی اس نئی صورت حال کا پورا پورا جائزہ نہیں لیا جا سکا ہے۔ نئے سال کے آغاز تک کسی نئے رجحان کا اندازہ نہیں لگ سکے گا۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اگر کم یاب کرنسی کے علاقوں سے تجارت پر اس کا کوئی اثر پڑا تو اس کا پتہ آئندہ دس بارہ روز کے بعد ہی لگ سکے گا جبکہ لنڈن کے غیر ملکی ایکسچینج کی منڈی جو ۱۲ سالوں کے بعد دوبارہ کھولی گئی ہے۔ پوری طرح کام کرنے لگے گی۔ (اسٹار)

پیرس میں نیا پاکستانی سفارت خانہ

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ گذشتہ شب پیرس میں پاکستان کے نئے سفارت خانہ کے افتتاح کی شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ میزبانی کے فرائض چودھری محمد ظفر اللہ خاں اور مختار لاہور اور مسز دہلوی ادا کر رہی تھیں۔ مہمانوں میں مجلس اقوام کے مندوبین۔ فرانسیسی حکومت کے افسران سفارتی نمائندے اور دوسرے نمائندین شامل ہیں۔ (اسٹار)

ایران

حزب مخالف کے ارکان مجلس کی عمارت سے باہر نہیں آئیں گے

طہران ۱۸ دسمبر۔ ایران کے حزب مخالف کے ارکان پارلیمنٹ اور اخبارات کے ایڈیٹروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مجلس کی عمارت میں ہی اس وقت تک مقیم رہیں گے جب تک کہ حکومت انکی ذاتی حفاظت کا ذمہ نہ لے۔ اظہار رائے کی پوری اجازت نہ دے تشدد کے طریقوں سے باز نہ آئے۔ اور یہ الزامات ترک نہ کر دے کہ اینگلو ایرانی تیل کمپنی حزب مخالف کو سرمایہ مہیا کر رہی ہے۔ (اسٹار)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

یو۔ این۔ او انسانی بنیادی حقوق کی بڑی منادی ہے اور دوسری طرف مراکش کے مسئلہ کو ایجنڈا تک میں بھی رکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ سوائے اس کے کہ خیال کیا جا سکے کہ یو۔ این۔ او چار بڑی اقوام ہی کے مفاد کی خاطر وجود میں آئی ہے اس سے اور کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ اس کا تو صریح مطلب یہ ہے کہ یو۔ این۔ او کو فرانس کے استبدادی حقوق اگر انہیں حقوق کہا جا سکے مراکش کے رہنے والے لاکھوں انسانوں کے بنیادی حقوق کی نسبت زیادہ عزیز ہیں۔ اور یو۔ این۔ او انسانیت کی انجمن نہیں۔ بلکہ چار بڑی اقوام کی استبدادی انجمن ہے جس کا مدعا تمام دنیا کو ان چار بڑی طاقتوں کے زیر نگین رکھنا ہے۔ جو اس کی کرتا دھرتا بنی ہوئی ہیں۔ انسانی بنیادی حقوق کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ تمام انسان فرانسیسی ہوں یا مراکشی ان حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں۔ مگر یو۔ این۔ او شائد اس کا یہ مطلب سمجھتی ہے۔ کہ فرانسیسی تو فوق الانسان ہیں اور مراکشی تحت الانسان۔ یعنی ایک فرانسیسی کے پیدائشی حقوق تو دوسرے فرانسیسی کے برابر ہو سکتے ہیں۔ مگر ایک مراکشی کے حقوق فرانسیسی کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یو این۔ او کے نزدیک انسانیت سے مطلب صرف مغربی لوگوں کی انسانیت ہے۔ مشرقی لوگ اس میں شامل نہیں

جب ایک قوم کی قوم کہتی ہے کہ ہم فرانس سے الگ قوم ہیں۔ تو پھر فرانس کا یہ کہنا کہ مراکش کا سوال فرانس کا گھریلو سوال ہے کیا معنے رکھتا ہے۔ کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ مراکشی لوگ فرانس کی اسی طرح ملکیت ہیں۔ جس طرح گائے بھینسیں کسی کی ملکیت ہوتی ہیں۔ اس لئے یا تو یو۔ این۔ او کو یہ فریب ختم کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ قومی آزادی اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہے اور کھلم کھلا اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ صرف مغربی اقوام کے مفاد کی نگہبان ہے۔ اور یا پھر نیک نیتی سے اس کو پوری انسانیت کے حقوق کی حفاظت کرنا چاہیئے۔ جس میں مغربی اور مشرقی کی تمیز نہ ہو۔

طوفان باد و باراں

عمان ۱۸ دسمبر۔ عمان میں شدید طوفان باد و باراں کی وجہ سے فلسطین کے عرب مہاجرین کے اکثر کیمپ تباہ ہو گئے ہیں۔ اور ہزاروں افراد مساجد اور گرجاؤں میں پناہ لے رہے ہیں۔ حکومت نے ہنگامی امداد کی سکیم جاری کر دی ہے۔ کئی سالوں کے بعد اس شدید بارش نے وادی میں سیلاب پیدا کر دیا ہے۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۳

جب مدیر صاحب "آفاق" نے مسلم لیگ اور اپنے احباب کے سالہا دوستی کے پردے میں دشمنی کی ابتداء کی تو کیا بُرا کیا اور اپنے ایک خادم کو اس لغزش پر ٹوکا۔ تو آپ کے "مزعومہ منبھ" پر کونسی ضرب کاری پڑی جو آپ یوں بلبلا اٹھے۔ آخر آپ مسلم لیگ کی حمایت کر رہے ہیں۔ یا اس کی جڑوں پر کلہاڑا چلا رہے ہیں؟ کیا آپ اسے ایسی جماعت بنانا چاہتے ہیں۔ جو اسلامی رواداری سے پاک ہو۔ اسلام کے بنیادی مسائل سے بے علاقہ ہو۔ جس میں محض ڈکٹیٹر شپ ہو۔ خواہ اس کے حربے لادینی ہوں۔ یا اشتراکی و بالشویکی اور اگر آپ کے یہی عزائم ہیں۔ تو پھر اس جماعت کا نام مسلم لیگ بھی کیوں ضروری ہے"۔

مخلص (ثاقب زیدی)

اگر ایڈیٹر صاحب "آفاق" نے ایڈیٹر "الرحمۃ" کے ساتھ ہمدردی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ بلکہ اس پردہ زرنگاری میں کوئی اور پنہاں ہے۔ تو پھر ایڈیٹر صاحب کو اس کا نام ظاہر کرنے میں کیوں حجاب ہے۔ حالانکہ جس قدر وہ اس کا نام چھپائیں گے اس بیچارے کا باطنی نفاق اسی قدر عیاں ہو گا۔ ورنہ وہ خود اپنے نام سے لکھتا۔ اور ایڈیٹر آفاق کو آلہ کار نہ بناتا۔ لیکن اگر ایڈیٹر صاحب آفاق ایسی ہی صفات سے متصف لوگوں کی نمائندگی یا ترجمانی کے لئے مخصوص ہو چکے ہیں۔ تو انہیں مبارک ہو۔

(مسعود احمد)

پنجاب اسمبلی کا اجلاس

بقیہ صفحہ اول

نے پیش کیا تھا آج سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ یہ کمیٹی گیارہ ممبران پر مشتمل ہو گی۔ اس میں وزیر تعلیم سردار عبد الحمید دستی اور اسمبلی کی چھ خواتین ممبران میں سے پانچ خواتین شامل ہوں گی۔ سوالات کے وقت وزیر بحالیات آنریبل فضل الٰہی پراچہ نے بتایا کہ مہاجرین کے گیارہ لاکھ مطالبات کی تصدیق اگلے ماہ کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ اب صرف ۲۵ ہزار کی جانچ پڑتال باقی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴